Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | منگل - ۶ - شوال ۱۴۱۳ھ - ۳۰ - امان ۱۳۷۲ہش - ۳۰ - مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۷۳

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۲۹ - مارچ - حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارہ میں مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب کی مرسلہ اطلاع یہ ہے کہ عمومی طبیعت کمزوری کے باعث ویسی ہی ہے - اگرچہ حضرت شیخ صاحب نے عید کی نماز بیت الفضل فیصل آباد میں ادا کی - دعا کروائی اور جملہ حاضرین سے مصافحہ کیا -
احباب کرام سے حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

ہر سختی جو خدا کی خاطر اختیار کی جائے اس کے نتیجے میں آسانیاں نصیب ہونگی

تمام انسانی صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والی تمام نیکیاں رمضان میں اکٹھی ہو جاتی ہیں

تربیت کے لحاظ سے صف اوّل میں موجود جماعتیں سیٹلائٹ کے اخراجات خوشی سے اٹھائیں

جو رمضان میں سے گذر جاتے ہیں مگر خدا کو نزدیک نہیں پاتے ان کو اپنے متعلق غم لگا لینا چاہیئے کہ ہم نے کیا کیا؟

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ - تبلیغ ۱۳۷۲ ہش (۲۶ - فروری ۱۹۹۳ء) جو تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے بیت الفضل لندن سے براہ راست ساری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تیسرے سیٹلائٹ سٹیشن سے رابطہ

(--) خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو دین کی اشاعت کی راہ میں ایک اور سنگ میل رکھنے کی توفیق عطا ہوئی ہے اور ایک تیسرا سیٹلائٹ سٹیشن ہمیں ملا ہے جس کے نتیجے میں وہ حصے دنیا کے جن میں پہلے خلا تھا وہاں بھی اب خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی طرف سے (--) پیغام صوتی اور نظری صورت میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ پہنچایا جا سکتا ہے سے یہ مراد ہے کہ پہنچ رہا ہے یعنی جس کے سننے کے کان ہوں وہ سنے اور جس کی دیکھنے کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے (--) تو یہ مضمون بڑا دلچسپ مضمون ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ توفیق کا تعلق ہے آج احمدیت (--) کا پیغام (--) دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے - توفیق کی الگ بات ہے کسی کو توفیق ہے تو سنے اور دیکھے جسے توفیق نہیں ہے تو اسکی توفیق کو بدلنا بندے کا کام نہیں اللہ کے اختیار میں ہے -

مجھے یاد ہے جب میں وقف جدید اور خدام الاحمدیہ وغیرہ کے سلسلے میں پاکستان کے دیہات کے دورے کیا کرتا تھا اور بنگلہ دیش میں بھی جو اس وقت پاکستان کا حصہ جانا تھا، تو میں نے محسوس کیا کہ دوروں کے نتیجے میں جماعتوں میں نیا ولولہ پیدا ہوتا ہے اور تمام مرکزی نمائندگان کو خدا تعالیٰ نے یہ استطاعت بخشی ہے کہ جب وہ سفر کرتے ہیں دورہ کرتے ہیں تو جماعت میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے - لیکن میں نے بطور خاص اپنی ذات میں یہ محسوس کیا کہ چونکہ میرا خونی تعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے تھا اس لئے جماعتیں نسبتاً زیادہ اثر قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہوتی تھیں تو اثر کا تعلق محض اس آواز سے نہیں ہے جو پہنچا رہی ہے اُن دلوں سے بھی ہے جو قبولیت کا سادہ رکھتے ہیں قبولیت کے لئے تیار ہوتے ہیں - پس دنیا میں پیغام پہنچانے میں دو پہلو ہیں - ایک وہ آواز جو پیغام پہنچاتی ہے اور ایک وہ دل جو اس آواز کی طرف مائل ہوتے ہیں یا اس کے خلاف منفی ردّ عمل دکھاتے ہیں - پس دوسرا پہلو جو ہے وہ دعاؤں سے حل ہو سکتا ہے (--)

دلوں کے قفل توڑنا اللہ کا کام ہے

تو ایسے وہ دل ہیں جن پر قفل پڑ جاتے ہیں ان قفلوں کا توڑنا بندے کے بس کی بات نہیں یہ تو اللہ کی توفیق ہی ہے - اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے تو پھر یہ قفل ٹوٹتے ہیں (--) پس جب یہ مضمون بیان کیا جاتا ہے کہ بعض ذہنیں سخت ہیں بعض دل پتھر ہو گئے بعض آنکھیں اندھی ہیں بعض کان سننے کے قابل نہیں تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کا کوئی علاج نہیں - اس سے مراد یہ ہے کہ بندے کے بس کی بات نہیں ہے - تمہارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں مگر خدا کے پاس ہے - اللہ کی طاقت کے متعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ ایک نقشہ یوں بیان فرمایا کہ جس طرح دو انگلیوں میں ایک چیز پکڑی ہوئی ہو - ذرا سا بدلنے سے اس کا رخ بدل جاتا ہے - دوبارہ کریں تو پھر اسی طرف پلٹ جاتا ہے - اس طرح خدا کے ہاتھ کی دو انگلیوں میں یہ انسان کا دل ہے - جب چاہے جسطرف چاہے ان کا رخ پھیر دے - پس یہ مضمون بتاتا ہے کہ اگرچہ اب خدا کے فضل کے ساتھ (--) آواز دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہی ہے مگر خدا ان دلوں کو سننے والے قبول کرنے والے دل بنا دے - ان کانوں کو سننے والے اور دلوں تک پیغام بھیجنے والے بنا دے ان آنکھوں کو دیکھنے والی آنکھیں اور پھر اپنے ذہنی اور عملی تصورات میں ان نقوش کو جما دینے والی آنکھیں بنا دے (--) ایسی صورت میں (اللہ نے چاہا تو) پھر بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیزی کے ساتھ دنیا میں (دین حق) پھیلے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وہ تمنا کہ میں گاؤں گاؤں پہنچوں اس صورت میں پوری کر دی۔ اور وقف جدید سے جو میرا تعلق ہوا اور پہلے نمبر پر مجھے رکھا گیا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ خدا کی یہ تقدیر تھی۔ مجھے، میرے ذریعے ہی خدا نے یہ توفیق دینی تھی کہ میری تمنائیں پوری ہوں اور میں خود گاؤں گاؤں پہنچ جاؤں اور اس کا میں انتظار کر رہا تھا کہ ذرا اور زیادہ یہ باتیں پھیل جائیں تو پھر (اللہ نے چاہا) تو تربیتی مضامین کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ پہلے بھی ایک لمبا سلسلہ تربیتی مضامین کا گذر چکا ہے۔ مگر اکثر احمدیوں تک یا ان جماعت سے باہر دوستوں تک جو ہمارے خطبات سنتے ہیں وہ نہیں پہنچ سکا اور ہر کوشش کے باوجود جماعت کی بھاری اکثریت اس سے محروم رہی۔ اس لئے بعینہ وہی تو نہیں لیکن مضامین کم و بیش وہی رہیں گے اور (اللہ نے چاہا تو) اس سلسلے کو دوبارہ مختلف رنگ میں جاری کیا جائے گا۔

سیٹلائٹ بڑھنے سے اخراجات میں اضافہ

ایک اور بات جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اب جتنے زیادہ سیٹلائٹ ہم استعمال کر رہے ہیں اتنا ہی زیادہ خرچ بڑھ رہا ہے اور جماعتیں اللہ کے فضل کے ساتھ اس فیضِ عام میں شامل ہیں خواہ وہ ایک آنہ بھی ادا کریں یا نہ ادا کریں۔ یہ تو اللہ کی طرف سے رحمت کی بارش کا سا حال ہُوا کرتا ہے۔ بعض زمینیں اس رحمت کی مقدار ہوتی ہیں بعض نہیں ہوتیں۔ سب پر پڑتی ہے۔ تو یہ جو فیض ہے آسمان کے ذریعے دین کی آواز پہنچانے کا فیض یہ تو عام ہے۔ لیکن کچھ جماعتوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس کا حق ادا کریں جو تربیت کے لحاظ سے اللہ کے فضل سے صفِ اوّل میں ہیں سردست زیادہ بوجھ ان پر ہی پڑے گا۔ ان کو یہ بوجھ خوشی سے اٹھانا چاہیئے پھر جوں جوں تربیت ہوگی اور مددگار ساتھ شامل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یہ پروگرام ایسے ہیں جنہوں نے ابھی بہت پھیلنا ہے۔ ابھی تو ایک جمعے کے اوپر ہماری توجہ ہے۔ زبانیں بڑھائی جا رہی ہیں پہلے صرف اردو انگریزی میں پیغام پہنچتا تھا اب عربی بھی شامل کر دی گئی ہے۔ سپینش بھی عنقریب شامل ہو جائے گی۔ جرمن اور روسی زبان میں (اللہ نے چاہا تو) ساتھ ساتھ تراجم شامل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ تو یہ نظام جب پوری طرح مستحکم ہو جائے گا اور اس حصے پر کاٹھی پڑ جائے گی تو پھر (اللہ نے چاہا تو) اور سواریاں بھی بنیں گی اور اور بھی انتظام چلیں گے۔

بعض دوست بڑے گھبرا گھبرا کر لکھتے ہیں کہ شاید آپ کی توجہ ادھر نہیں گئی۔ یہ بھی ہونا چاہیئے وہ بھی ہونا چاہیئے۔ اس قسم کے پروگرام جاری ہونا چاہئیں ان کو میں مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سارے پروگرام نہ صرف ذہن میں موجود ہیں بلکہ مختلف ذمہ دار آدمیوں کے سپرد ہیں ان پر وہ کام کر چکے ہیں لیکن ایک گھنٹہ کا ایسا پروگرام جو تمام عالم میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ دکھایا جاتا ہو اسکی تیاری میں ایک گھنٹہ صرف نہیں ہُوا کرتا اسکی تیاری میں بعض دفعہ سینکڑوں گھنٹے صرف ہوتے ہیں تو ان باتوں کو دوست پیشِ نظر رکھیں۔ صبر سے کام لیں۔ خدا کی دی ہوئی توفیق سے یہ جو کام چلا ہے اس نے تو چلنا ہی چلنا ہے رکنے والا کام نہیں ہے اور (اللہ نے چاہا تو) یہ پھیلے گا۔

دانشوروں کو خطاب

اسی تعلق میں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب بھی انسان نیکی کا کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے مقابل پر حسد پیدا ہوتا ہے اور حسد سے شر کا شرارہ نکلتا ہے۔ جو ارد گرد ماحول میں آگ لگانے کی کوشش کرتا ہے اور یہ تقدیر ہے (ایمان والوں) کی جسے ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ بعض لوگ بعض دفعہ کہتے ہیں کہ کیوں اتنا زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی کیوں تعلقات بڑھانے کی کوشش کی۔ کیا عقل نہیں تھی کہ اس کا نتیجہ نکلے گا اور حسد پیدا ہوگا اور شرارتیں پیدا ہونگی۔ میں ایسے دوستوں کو ـــ ایسے دانشور عموماً حالات گذرنے سے پہلے نہیں حالات گذرنے کے بعد پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں۔ ان کو بتاتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ مجھے علم ہے بلکہ جب سے خدا تعالیٰ نے دنیا میں (نیابت الی اللہ) کا نظام جاری فرمایا ہے ہر خدا کے (نائب) کو علم ہے اور وہ جو خدا کے (نائبین) کے (نائب) ہیں (ــ) (ان) کو بھی علم ہے اور یہ وہ علم ہے جو زمانے کی پیدائش سے پہلے ہی لکھا جا چکا تھا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے یہ ذکر فرمایا کہ میں خلیفۃ اللہ بنانے لگا ہوں تو فرشتوں نے ادب سے عرض کیا کہ اے خدا وہ خلیفہ جو خون بہائے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ غلط کہہ رہے ہو۔ خون نہیں بہایا جائے گا اور فساد نہیں ہوگا۔ لیکن ان کی اس بات کو رد کر دیا ان معنوں میں کہ اس کی ذمہ داری خلیفۃ اللہ پر نہیں ہوگی ان لوگوں پر ہوگی جو اس کے مقابل پر آکر فساد کریں گے اور خون بہائیں گے تو جب بھی نظام بدلے جاتے ہیں۔ جب بھی دلوں میں ایک وسیع تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جب بھی شیطان کی حکومت مٹا کر الٰہی حکومت کے قیام کا زمانہ آتا ہے تو لازماً دوسری طاقتیں ردّ عمل دکھاتی ہیں اس کا یہ نتیجہ نکالنا کہ کوشش کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی جس کے نتیجے میں یہ ہو، اگر یہ نتیجہ نکالنا درست ہے تو پھر خلافت کا آغاز ہی نہیں ہو سکتا تھا کبھی۔ خدا تعالیٰ کا پہلا خلیفہ جو خلیفۃ اللہ کے سلسلے کی پہلی لڑی تھی یعنی حضرت آدم علیہ السلام بحیثیت نبی اللہ، وہ ہی پیدا نہ ہوتے اور پھر یہ خلافت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں اپنی انتہا کو نہ پہنچتی اپنے منتہا کو نہ پہنچتی اور وہ کامل وجود پیدا نہ ہوتا جس کے مقابل پر تمام دنیا ہیچ ہے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا

لولاک لما خلقت الافلاک

اے محمد! تیری قیمت میری نظر میں اتنی ہے کہ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو ساری کائنات، ان زمانوں کو، میں پیدا نہ کرتا یعنی تو ما حصل ہے۔ میرے تخلیقی نظام کا اور تمام تخلیقی نظام اس غرض سے بنایا گیا کہ بالآخر اسے وہ پھل لگے جس کا نام محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ تو یہ سارا دور جو گزرا ہے محمدیت تک کا دور یہ فساد اور خون کے رستوں سے گذرا ہے۔ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خون احد کی سرزمین میں گرا تو ہر قطرہ اس بات کا گواہ تھا کہ خلیفۃ اللہ اس خون کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بلکہ وہ ظالم ذمہ دار ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے سب سے معصوم انسان کا خون بہایا ہے۔ پس فساد کو مٹانے کے لئے جب کوشش کی جاتی ہے تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ جب خون بہانے کے رجحان کو توڑا جاتا ہے اور اس کا رخ بدلا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں پھر خون بہایا جاتا ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں ذمہ دار وہ لوگ ہیں جو محبت کا جواب نفرت سے دیتے ہیں۔ جو عقل کا جواب جہالت اور ظلم سے دیتے ہیں۔ وہ لوگ ذمہ دار نہیں جو پیار پھیلاتے ہیں امن پھیلاتے ہیں۔ محبت کی باتیں کرتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ انسان انسان کے قریب آئے پس نفرت کی تعلیم دینے والے اپنا ردّ عمل ہمیشہ نفرت ہی میں دکھائیں گے۔ ہاں ایک حصہ ان میں سے ایسا ہے جو محبت سے مغلوب ہوتا ہے۔ اور ان کی زمین تھوڑی سی کٹ کر محبت کی زمین میں شامل ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری و ساری ہے۔ کچھ قدم اور چل کر پھر ماحول بدلتے ہیں پھر ایک تنگی کا سامان پیدا ہوتا ہے پھر اس تنگی سے ایک یسر یعنی آسانی کی حالت پھوٹتی ہے۔

ہمیں قربانیاں دینا پڑیں گی

تو ہم نے جو سفر کرنا ہے یہ بہت لمبا سفر ہے۔ ساری دنیا کو تبدیل کرنا ہے سب نفرتیں مٹا کر ان کی جگہ محبتیں پیدا کرنی ہیں اور ہر بے امنی کو ہٹا کر اس کی بجائے امن قائم کرنا ہے یہ کوئی آسان سفر نہیں ہے ہمیں اس راہ میں قربانیاں دینا پڑیں گی۔ جب امن پھیلانے کی کوشش کریں گے تو لوگ ہمارے لئے بدامنیاں پیدا کریں گے۔ جب ہم یہ کوشش کریں گے کہ انسان دوسرے انسان کا خون بہانا بند کر دے تو لوگ کہیں گے اچھا! ہم تمہارا خون بہاتے ہیں پھر! کیونکہ خون بہانے کی عادت تو بڑی گندی ہے یہ تو نہیں پیچھا چھوڑتی تو کسی نہ کسی کو تو قربانی کا بکرا بنایا ہی جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ لوگ جو خوشی سے اپنی جانیں قربانی کے لئے پیش کرتے ہیں نہ کہ جان لینے کی خاطر بلکہ جانیں بچانے کی خاطر اپنی جانیں دیتے ہیں وہ لوگ ہیں جو (اللہ کے نائبین) کے متبعین ہیں اور ان کا مقدر یہی ہے کہ یہ تو جاری و ساری ہے کوئی دانشور جتنی چاہے تنقید کر لے اس تقدیر الٰہی کو بدل نہیں سکتا جو خدا کے بندے ہیں وہ خدا کے بتائے ہوئے رستوں پر ضرور چلیں گے خواہ اس راہ میں کتنی ہی قربانیاں پیش کرنی پڑیں۔ لیکن دعا ضروری ہے۔ قرآن کریم نے جہاں حسد کا مضمون بیان فرمایا وہاں دعا سکھائی۔ فرمایا ایسے موقعوں پر تم دعاؤں کے ذریعے شر سے بچ سکتے ہو اور دعاؤں ہی کے ذریعے ان مخفی پلنے والے شروں کے شر سے بچ سکتے ہو جو تمہیں دکھائی نہیں دے رہے۔ کسی دل میں حسد پیدا ہوا اسکے نتیجے میں شر پیدا ہوئے ان شر کے نتیجے میں آگ بھڑکائی جا رہی ہے تم بیچاروں کو کیا پتہ جو امن کے بندے ہو۔ جو محبت کے پیغمبر ہو تمہیں کیا پتہ کہ نفرت کے پیغمبر تمہارے لئے کیا کیا سوچ رہے ہیں۔ اس لئے اللہ عالم الغیب ہے اسکی پناہ میں آؤ جس وقت تم اسکی پناہ میں آؤ گے اور یہ دعا کرو گے (ــ) اے خدا جب بھی جہاں بھی کوئی حاسد حسد کے نتیجے میں شر پھیلانے کی کوشش کرے اس حسد سے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ان دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور اپنے کمزور اور بے طاقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندوں کی حفاظت کا انتظام فرماتا ہے۔

گہرے اور پر لطف مضامین

(-) رمضان المبارک کے بہت ہی گہرے اور پر لطف مضامین بیان ہوئے ہیں۔ پہلے تو یہ فرمایا (-) کہ اے ایمان والو (-) تم پر اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے ہیں (-) جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ روزے کا مضمون ایک عالمی دینی مضمون ہے۔ ان مضامین سے تعلق رکھتا ہے جنہیں ہم کتب قیمہ کہہ سکتے ہیں۔ یعنی ایک ایسا مضمون ہے جس کا ہر مذہب سے تعلق ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے جہاں تک میں نے نظر ڈال کر دیکھا ہے دنیا کے تمام مذاہب میں روزوں کا تصور ہے خواہ روزوں کی تعریف بدل جائے۔ کوئی چھوٹا روزہ کوئی بڑا روزہ کوئی آدھا روزہ کوئی مکمل روزہ لیکن روزہ ضرور پایا جاتا ہے کسی نہ کسی شکل میں (-) یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ تم دنیا کے فسادوں اور نفس کے فسادوں سے بچ سکو۔ یہاں (-) مراد تقویٰ کا آخری مضمون بھی لیا جاسکتا ہے لیکن ابتدائی زیادہ قرین قیاس ہے روزہ اس لئے تمہیں دیا جاتا ہے۔ تاکہ تم ہر شر سے بچو کسی شر میں ڈالنے کے لئے روزہ نہیں رکھوایا جارہا۔ بلکہ مصیبتوں تکلیفوں اپنے اور غیر کے عائد کردہ ابتلاؤں اور عذابوں سے بچنے کے لئے یہ ایک ذریعہ ہے۔ فرمایا (-) کہ لمبا عرصہ نہیں تھوڑے سے دن ہیں۔ ایک مہینہ ہے دیکھتے دیکھتے کٹ جائے گا (-) ہاں تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو (-) ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ یہ روزے جو چھٹ گئے ہیں۔ وہ بعد میں کسی دنوں میں رکھ لے (-) اور وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا یطیقونہٗ اس کے دو ترجمے ہیں، یطیقون کا جو باب ہے یہ اجازت دیتا ہے کہ اس کا مثبت ترجمہ بھی کیا جائے اور منفی ترجمہ بھی کیا جائے۔ یطیقون کا ایک مطلب یہ ہوگا کہ وہ لوگ جو طاقت رکھتے ہیں اسکی۔ اور ایک مطلب یہ ہوگا کہ وہ لوگ جو اسکی طاقت نہیں رکھتے۔ تو بیک وقت ایک ہی لفظ دو مختلف اور متضاد معنوں میں استعمال ہو رہا ہو تو وہ مضمون کے اوپر کیا اثر کرے گا۔ یہ دیکھنے والی بات ہے اور کسطرح دونوں مضامین کا حق ادا کر دے گا۔ یہ قرآنی فصاحت و بلاغت کی ایک مثال ہے اب دیکھیں کہ کس عمدگی کے ساتھ ایک لفظ مثبت معنے بھی پورے کر دیتا ہے اور منفی معنے بھی پورے کر دیتا ہے پہلے مضمون کے تعلق میں اگر ہم یہ ترجمہ کریں (-) تو ترجمہ یہ بنے گا کہ وہ لوگ جو سفر یا مرض کی بناء پر روزہ نہیں رکھ سکتے روزہ تو وہ بعد میں ضرور رکھیں گے مگر جو خلا محسوس ہوگا نیکی کا کہ ایک نیکی کی توفیق کے دن آئے اور توفیق پا نہیں سکے اس کا کیا علاج ہے فرمایا ہاں اگر ان میں طاقت ہو، مالی حیثیت ہو تو اپنی دل کی اور روحانی تسکین کی خاطر وہ غریبوں کو اتنا دے دیں یا اتنا کھلا دیں جتنا ایک دن کی ایک انسان کی غذا ہوتی ہے اور اپنی طاقت اور اپنی استطاعت کے مطابق ایسا کریں۔

غریب اور امیر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فدیہ دیں

اس میں یطیقون مثبت معنوں میں پھر دوہرے معنے رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ غریب کو طاقت کم ہے اگر غریبانہ کھانا پیش کر دے اور اگر امیر کو طاقت زیادہ ہے تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق کھانا دے۔ اس لحاظ سے وہ جو مقرر کر دیا جاتا ہے فدیہ وہ ایک غیر حقیقی سی بات بن جاتی ہے۔ ایک اندازہ پیش کرنا تو جماعت کا حق ہے۔ یہ اندازہ پیش کر دے کہ ہمارے نزدیک اس ملک میں اوسطاً اتنے پونڈ یا اتنے روپے پر ایک انسان کا گذارہ ہے اس لئے ایک دن میں وہ اپنے کھانے پر اتنا خرچ کرتا ہو۔ لیکن قرآن کریم کا جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے اور اپنی طاقت کے مطابق اپنے غریب بھائی کو کھانا کھلائے اور یہ طاقت اس کے درجات پر بھی حاوی ہے۔ کم درجے کی طاقت والا کم معیار کا کھانا پیش کرے زیادہ درجے کی طاقت والا زیادہ معیار کا کھانا پیش کرے جو اچھا کھاتا ہے وہ ویسا ہی پیش کرے۔ جو غریبانہ کھانا کھاتا ہے وہ ویسا ہی پیش کرے۔ تو فدیہ کی رقم کا جو اندازہ جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے اس سے دھوکا نہ کھائیں کہ بہت امیر آدمی جو عملاً اس مجوزہ رقم سے بہت زیادہ اپنے اوپر خرچ کرتے ہوں وہ یہ سمجھیں کہ اتنی رقم پیش کر دی جائے تو کافی ہوگا۔ اپنا حقیقی اندازہ کریں جو اخراجات ان کے اپنے کھانے پر اٹھتے ہیں اس کی اوسط نکالیں اور پھر وہ پیش کریں اور احتیاطاً کچھ زیادہ کر دیں تو بہتر ہے۔

دوسرا فرمایا (-) کہ وہ لوگ جو اسکی طاقت نہیں رکھتے (-) یہاں طاقت نہیں رکھتے کا مفہوم ایام اُخر سے متعلق ہو جائے گا۔ مراد یہ ہوگی کہ ہم جو کہتے ہیں کہ جو مریض ہو یا سفر پر ہو وہ بعد میں روزے رکھ لے لیکن اگر کسی شخص میں بعد میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ یعنی مرض لمبی ہو گئی اور دائمی بن گئی۔ یا کوئی اور ایسی باتیں رستے میں حائل ہو گئیں۔ جن کے نتیجے میں بعد روزہ رکھنے کی توفیق نہ مل سکے تو فرمایا پھر ان کے لئے یہ طریق ہے کہ وہ فدیہ دے دیا کریں۔ تو دیکھیں ایک ہی لفظ نے منفی اور مثبت معنے بیک وقت ادا کئے اور مضمون کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو گئے۔ پھر (-) اس نے، یہ مضمون جو میں بیان کر رہا ہوں، اس کو مزید طاقت دی ہے۔ فرمایا (-) جو شخص طاقت رکھتا ہو اور خرچ کرے اور جو شخص بعد میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس لئے خرچ کرے ان دونوں مضامین کے بیک وقت بیان ہونے سے انسان کا مزاج اس طرف جا سکتا ہے کہ میں چونکہ بعد میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اس لئے میرے لئے ضروری نہیں ہے کہ میں کسی غریب کو کھانا کھلاؤں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ضروری نہ بھی ہو۔ تو یہ بات سوچ لو (-) کہ جب نیکیوں کی بات کی جاتی ہے تو عقل والے ضروری کی بحث میں نہیں پڑا کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ نیکی نیکی ہی ہے اس کا فائدہ ہی پہنچے گا۔ اس لئے وہ ہمیشہ اپنے لئے احتیاطی پہلو اختیار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ نیکی سے فائدہ ہی ہے۔ نقصان تو کچھ نہیں۔ اس لئے جو بھی خدا کی مراد ہے دونوں صورتوں میں اسے پورا کرنا چاہیئے (-) اور پھر فرمایا کہ اگر تم روزہ رکھو تو یہ بہتر ہے یعنی فدیہ دینے کے باوجود پھر بھی روزہ رکھو اور فدیے کو روزہ کا بدل نہ سمجھو۔ کیونکہ روزہ اپنی ذات میں جو فوائد رکھتا ہے فدیہ وہ فوائد نہیں رکھتا۔ اس لئے فدیے کو کسی طرح بھی روزے کا بدل نہ سمجھنا۔

رمضان میں نزول قرآن کا مطلب

(-) رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس پر مفسرین نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ سارا قرآن کریم تو رمضان کے مہینے میں نازل نہیں ہوا۔ آغاز ہوا ہے۔ اس کا جواب پہلے بھی میں خطبات میں دے چکا ہوں۔ یعنی مختلف مفسرین پہلے ہی یہ بات پیش کر چکے ہیں اس کے دو طرح سے جواب ہیں۔ اوّل یہ کہ رمضان کے مہینے میں آغاز ہوا ہے نزول قرآن کا۔ دوسرا یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا اور ہوتا رہا تو ہر رمضان پر حضرت جبرئیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا تھا اسکی دوہرائی کراتے ہیں، رمضان میں۔ یہاں تک کہ جب قرآن مکمل ہو گیا، قرآن کا نزول، تو پھر جو رمضان آیا ہے اس میں پورا مکمل قرآن دوہرایا گیا ہے تو (اس ماہ میں قرآن نازل ہوا) لفظاً لفظاً بھی پورا ہوا ہے اور معناً بھی کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کا آغاز ہوا اور پھر ہر رمضان میں اس وقت تک جتنا قرآن نازل ہوا تھا، سب دوہرایا جاتا رہا ہے۔

قرآن رمضان کے متعلق اتارا گیا

دوسرا ایک معنی یہ بیان کیا جاتا ہے کہ رمضان کے مہینے کا ایسا تقدس ہے اور اتنا عظیم الشان مہینہ ہے کہ گویا قرآن رمضان ہی کے بارے میں اتارا گیا ہے اور جو کچھ قرآن کے مضامین ہیں وہ رمضان پر صادق آجاتے ہیں۔ پس رمضان میں جو نیکیاں انسان اختیار کرتا ہے ان پر غور کر کے آپ دیکھیں کہ تمام انسانی صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والی تمام نیکیاں رمضان کے مہینے میں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اور ایسا کوئی اور مہینہ انسان پر نہیں آتا جس میں رمضان کی طرح نیکیوں کا اجتماع ہو۔ اور بدیوں سے رکنے پر اتنا زیادہ زور دیا گیا ہو۔ پس یہ مضمون بھی بعینہٖ صادق آتا ہے کہ قرآن رمضان کے متعلق اتارا گیا ہے۔ اگر تم غور کروگے تو رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کے تمام مضامین صادق آتے دیکھوگے۔ پس (-) یہ دوسرا معنی اگر پیش نظر رکھا جائے تو اس مہینے کی عظمت بھی بڑی کھل کر انسانی ذہن پر واضح ہوتی ہے اور اپنی ذمہ داریاں بھی انسان پر خوب کھل کر واضح ہو جاتی ہیں۔ یعنی سارے قرآن کے اوپر عمل کرنے کی کوشش ایک مہینے کے اندر اندر ایک غیر معمولی ایکسر سائز INTENSE (شدید) ایکسر سائز کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے ایک ایسی جدوجہد اور کوشش ہے جو ساری زندگی کا خلاصہ ہے اور اس ورزش سے گذرنے کے بعد انسان کی صحت ہر پہلو سے، خدا کے فضل کے ساتھ پہلے سے بہت زیادہ ترقی کر جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن رمضان میں اتارا گیا اور رمضان کے بارے میں اتارا گیا۔ یہ بات کن معنوں میں ہے۔ قرآن کریم خود اسکی تشریح فرماتا ہے۔ قرآن کیا ہے (-) بنی نوع انسان کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت ہے (-) اور ہدایت میں سے ایسی خصوصیت کے ساتھ ایسی ہدایت کی باتیں جو غیر معمولی شان کے ساتھ کھل کر دنیا کے سامنے ابھرتی ہیں۔ یعنی ایسی ہدایت جو تمام دنیا میں روشنی پیدا کر دیتی ہے۔ ان کے سارے شک دور کر دیتی ہے۔ ان کے سارے توہمات کے اندھیرے زائل کر دیتی ہے (-) وہ ہدایت ہے جو انسان کا دماغ اور اس کا دل روشن کر دے۔ پھر فرمایا (-) اور ایسی ہدایت جو فرق کر کے دکھلا دیتی ہے۔ جو خدا کا ہے وہ خدا کا ہوا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ خدا کا بندہ بلکہ غیر اللہ سے الگ ہو جاتا ہے اور جو غیر اللہ کا ہے وہ الگ ہو جاتا ہے اور پہچان جاتا ہے کہ یہ کون ہے۔ پس رمضان کے مہینے میں قرآن کریم اپنی یہ تینوں شانیں دکھاتا ہے۔ عام انسانوں کے لئے درجہ بدرجہ ہدایت بخشتا ہے۔ ہدایت کے سامان فرماتا ہے۔ اور زیادہ ترقی کرنے والوں کے لئے ہدایت میں سے بیّنات ان کو عطا کرتا ہے اور بیّنات کے نتیجے میں فرقان پیدا ہوتی ہے۔ جب روشنی ہو تو فرق ہوا کرتے ہیں۔ کالے گورے کی تمیز اندھیرے میں نہیں ہوا کرتی۔ وہ تو روشنی ہو تو ہوا کرتی ہے۔ تو فرمایا کہ ایسے لوگوں کو فرقان نصیب ہوتی ہے وہ گویا کہ خود فرقان بن جاتے ہیں۔ قرآن کی برکت سے۔ تو قرآن کی یہ تین صفات ہیں جو رمضان کے مہینے میں خدا کے بندوں میں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں یا قرآن کریم کی یہ تین صفات ہیں جن سے خدا کے بندے رمضان میں بطور خاص استفادہ کرتے ہیں۔ فرمایا (-) اس سے پہلے بھی حکم گذر چکا ہے مگر وہ حکم عمومی تھا۔ ہم نے پہلوں پر بھی فرض کیا تھا ان کے فائدے کے لئے تھا۔ تم جانتے ہو۔ کہ کوئی تعلیم عالمی تعلیم نہیں ہو سکتی جب تک اس میں غیر معمولی اہمیت نہ پائی جائے۔ پس خدا نے جب تمام دنیا میں ہر شریعت میں رمضان رکھا روزے رکھے تو اس میں ضرور حکمت کی بات ہے کوئی فائدے کی بات ہے۔ پس بغیر کسی تردد بغیر کسی مزید سوال کے تم بھی اس مہینے سے فائدے اٹھاؤ۔ یہ مضمون تھا۔ اب ان فوائد کو کھول دیا گیا۔ اور خوب روشن کر دیا گیا کہ وہ کتنے عظیم الشان کیا کیا فوائد ہیں۔ اب جو تکرار ہے یہ پہلے حکم کے مقابل پر زیادہ قوت رکھتی ہے اور حجت تمام کرتی ہے انسان پر۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد پھر جب حکم آتا ہے کہ اچھا! اب روزے رکھو تو کسی انسان کے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑتا۔ یہ حکم کسی انسان کے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑتا کیونکہ روزے کی حکمتیں اس کے فوائد خوب کھول کر بیان فرما دیئے گئے ہیں۔

مریضوں اور مسافروں کو بعد میں روزے پورے کرنے کی تکرار کیوں کی گئی۔

(-) پس جس کو بھی توفیق ملے کہ وہ رمضان کا مہینہ دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ اس میں روزے رکھے (-) پس جو بھی کوئی مریض ہو اور سفر کی حالت میں ہو اسے بعد میں یہ روزے پورے کرنے ہونگے۔ یہ تکرار کیوں ہے۔ کیا بعینہٖ وہی مضمون دوبارہ بیان ہو گیا ہے یا فرق ہے۔ اس میں دو باتیں ایسی ہیں جو پہلے سے فرق رکھتی ہیں۔ ایک میں ابھی بعد میں بیان کروں گا۔ ایک یہ ہے کہ اتنے فائدے سننے کے بعد اب نفس یہ بہانے نہیں بنائے گا کہ میں تو مریض ہوں اس لئے چھوڑ دوں میں مسافر ہوں اس لئے چھوڑ دوں۔ بلکہ یہ بہانے بنائے گا کہ مریض ہوتے ہوئے بھی پھر بھی میں روزہ رکھوں سفر کے ہونے کے باوجود بھی میں روزہ رکھوں اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو توڑنے کے لئے اس مضمون کی تکرار فرمائی ہے کہ دیکھو تمہیں اب رمضان کے فوائد تو خوب سمجھ میں آ گئے ہیں اب رمضان کی حرص کے نتیجے میں یہ نہ سمجھنا کہ مریض ہوتے ہوئے بھی روزہ رکھو گے تو یہ ثواب کا موجب ہے۔ یا سفر کی حالت میں بھی روزہ رکھو گے تو یہ ثواب کا موجب ہے۔ اللہ نے رخصت عطا فرمائی اس لئے رخصت سے فائدہ اٹھانا بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایک حصہ ہے ایک اظہار ہے۔ تو اصل ثواب اطاعت میں ہے نہ کہ ظاہری مشقت میں۔ ظاہری مشقت ہرگز مراد نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مراد ہے تو ہم نے جب تمہیں رمضان کے فائدے بتا دیئے تو تم میں سے بعض خوب جوش دکھائیں گے اور کہیں گے اچھا جی! اب ہم نے نہ سفر میں چھوڑنا ہے نہ مرض میں چھوڑنا ہے۔ جان جائے تو جائے روزہ نہیں چھوڑنا اور ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بعض سفر سے آنے والوں کا روزہ ایسی حالت میں تڑوا دیا جبکہ ابھی نصف گھنٹہ صرف سورج ڈوبنے میں باقی تھا۔

نیکی اپنے محبوب کی رضا کا نام ہے

ان کو یہ تعلیم دینے کی خاطر کہ اپنے اوپر سختی اختیار کرنے میں کوئی رضا نہیں ہے۔ جہاں خدا چاہے کہ اپنے اوپر سختی اختیار کرو وہاں اپنے اوپر سختی اختیار کرنا نیکی بن جاتا ہے جہاں فرمائے کہ سختی نہ اختیار کرو وہاں سختی نہ اختیار کرنا نیکی بن جاتا ہے۔ نیکی صرف اپنے محبوب کی رضا کا نام ہے۔ اس مضمون کی خاطر اسکو دوہرایا گیا ہے اور ایک اور پہلو سے اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ معاً بعد یہ بات کھول کر رکھ دی (-) تمہیں وہم ہے کہ خدا تعالیٰ کسی پر سختی ڈالے تو اسکو ثواب دیتا ہے اللہ تو اپنے سب بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے اور سختی میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

اس کے بعد فرما دیا (-) اللہ تم پر سختی نہیں چاہتا نرمی چاہتا ہے۔ اس میں ایک اور بھی ضمناً بات بیان فرما دی اسکو بیان کرنے کے بعد میں دوبارہ پھر اس مضمون کی طرف آتا ہوں۔ وہ یہ فرمایا ہے کہ یہ وہم ہو سکتا ہے کہ کن دنوں میں رکھیں۔ سخت گرمی کے روزے انسان کے چھٹ گئے ہیں اب وہ کیا سخت گرمیوں کا انتظار کرے کہ اتنی گرمیاں آئیں ویسی شدت کے روزے آئیں تو پھر میں رکھوں۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ ان وہموں میں مبتلا نہ ہونا۔ سختی فی ذاتہٖ مقصود نہیں ہے۔ اللہ کہتا ہے عدت پوری کرو جب بھی توفیق ملے عدت پوری کر دو اگر سردیوں میں ملتی ہے تو سردی میں پوری کر دو۔ کیونکہ نیکی تو رضائے باری تعالیٰ کے کمانے کا نام ہے۔ سختیوں میں سے گذرنے کا نام نیکی نہیں ہے۔ اور جو دوسرا پہلو ہے وہ یہ ہے کہ جب خدا عُسر نہیں چاہتا یُسر چاہتا ہے تو پھر ہمیں عُسر میں ڈالا کیوں ہے؟ اس بات کو یاد رکھیں۔ جہاد کا مضمون بھی اس میں داخل ہے۔ ہر قسم کی محنت و مشقت کا مضمون اس کے اندر آ جاتا ہے۔ جس کی تعلیم خدا تعالیٰ دیتا ہے اور جس کے نتیجے میں انسان کو اپنے اوپر کئی چیزیں حرام کرنی پڑتی ہیں کئی جائز چیزیں چھوڑنی پڑتی ہیں اور کئی قسم کی ایسی تکلیفیں طوعی طور پر اختیار کرنی پڑتی ہیں جن کی مجبوری نہیں ہے۔ خود اپنی عقل کے فیصلے کے مطابق جہاں اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اختیار کرے چاہے تو نہ کرے وہ سختی کو اختیار کرتا ہے اللہ کی رضا کی خاطر۔ تو خدا نے پھر کیوں سختی فرض فرما دی؟ جب یُسر چاہتا ہے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ نظام کائنات میں بعض آسانیاں بعض مشکلات کا پھل ہیں۔ ایک زمیندار جب محنت کر کے فصل کاشت کرتا ہے پھر سارا سال اسکی حفاظت کرتا ہے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر بغیر محنت کے بھی اسے وہ چیز نصیب ہو سکے تو ضرور محنت کرے۔ بعض دفعہ بعض حالات میں ایک زمیندار کو زیادہ کڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ سخت سردی میں اسکو صبح صبح اٹھنا پڑتا ہے جب کورا جم رہا ہو اس وقت کھیتوں میں پانی دینا پڑتا ہے بعض دفعہ اسی کام کے لئے اس کو بہت کم محنت کرنی پڑتی ہے اچھے موسم میں صبح نکلنے کو ویسے ہی انسان کا دل چاہتا ہے لطف اٹھاتا ہے انسان۔ تو سختی فی ذاتہٖ مراد تو نہیں ہوتی۔ کوئی زمیندار کہے کہ نہیں! چونکہ میں نے زیادہ سختی نہیں کی اس لئے مجھے پھل کم ملے گا جتنی سختی آسانی کے لئے ضروری ہے عقل کا تقاضا ہے۔ اتنی ہی سختی کی جائے اور خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سختی انسان پر نہیں ڈالتا۔ ہر سختی کے نتیجے میں ایک آسانی ہے اور وہ ضروری ہے کہ اس سختی سے گذرا جائے (-) بظاہر اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے۔ ہر عُسر کے بعد ایک آسانی ہے۔

ہر سختی کے بعد نہیں بلکہ صرف خدا کی خاطر سختی کے بعد آسانی آتی ہے

لیکن اگر بنظرِ غور دیکھیں تو ہر عُسر مراد نہیں ہے۔ بعض قومیں سختی کی چکی میں پیسی جاتی ہیں۔ وہ شدائد اور مصائب کا شکار ہو کر پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں اور ان کے لئے کوئی آسانی بعد میں نہیں آتی۔ تو العُسر سے مراد وہ عُسر ہے۔ جہاں جس کی قرآن نے تعلیم دی ہے۔ وہ عُسر، جو خدا کی رضا کی خاطر اختیار کیا جاتا ہے۔ وہ سختی جو انسان خدا کی خاطر جھیلتا ہے ہر وہ سختی جس کا شریعت سے تعلق ہے اس کے متعلق لازماً یہی قانون ہے اور کوئی اس کو بدل نہیں سکتا (-) یاد رکھو جتنی پابندیاں تم پر لگائی گئی ہیں جتنی سختیاں تم پر عائد کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی بے فائدہ نہیں ہے۔ ہر ایک کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائدہ ہے ۔ ہر ایک کے نتیجے میں تمہیں آسانیاں نصیب ہوں گی ۔ پس یہی وہ مضمون ہے جس کو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے (۔) عُسر اپنی ذات میں کبھی بھی خدا تعالیٰ کا مقصود نہیں رہا کہ سختی کی خاطر سختی ڈالو بلکہ آسانی پیدا کرنا ہے جہاں آسانی سختی کے راستوں سے گذرنے کے بعد نصیب ہوتی ہے وہاں تمہیں سختی سے گذارا جائے گا ۔ اگر ایک بچے کو سکول بھیجے بغیر وہ تمام تعلیم ودیعت ہو جائے جو سکول جانے کے نتیجے میں آتی ہے تو کسی ماں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ صبح صبح اٹھائے ۔ خود مصیبت میں مبتلا ہو ، اسے مصیبت میں مبتلا کرے اور روزانہ سکول بھی بھیجے اور اُس کے خرچ بھی برداشت کرے ۔ اگر گھر بیٹھے ایک صبح اُسے سب کچھ مل جائے اور علم اور ذہن روشن ہو جائیں تو کوئی ماں اس مصیبت میں نہیں پڑے گی ۔ مقصد تکلیف دینا نہیں بلکہ تکلیف کے بعد جو خوش منظر اُس کے سامنے رہتا ہے ۔ جو اعلیٰ فوائد اس کو دکھائی دے رہے ہوتے ہیں ان فوائد کی خاطر ماں بچے کو تکلیف میں ڈالتی ہے ۔ اور اگر ایسی تکلیف میں ڈالے جس کا فائدہ کچھ نہ ہو تو وہ جہالت ہے ۔ پس اس مضمون کا اس سے بھی تعلق ہے جو میں نے پہلے بیان کیا ۔ ہمیں جب خدا تعالیٰ ایک کامیابی کے بعد کچھ تکلیفوں میں پڑنے دیتا ہے اس کے نتیجے میں حسد بھی پیدا ہوتے ہیں کئی قسم کی مشکلات اور روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روکیں پیدا کرنا مقصود نہیں تھا ۔ ان روکوں کے نتیجے میں خدا کی خاطر تمہیں جو دکھ ملتے ہیں پھر اور تمہارے دل ایک قسم کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ اچھی پاگل دنیا ہے کہ ہم نے ان کے لئے نیکی کی یہ آگے سے نفرتوں سے جواب دے رہے ہیں ۔ ہم انکی بھلائی چاہتے ہیں یہ پاگل ڈنڈے لے کر ہمارے پیچھے پڑ گئے ۔ ہم پیار اور محبت کا پیغام دیتے ہیں ۔ یہ گالیاں دیتے ہیں ۔ تو فرمایا کہ یہ جو عُسر پیدا ہوا ہے ۔ اگر تم دعائیں کرو گے تو یہ عُسر پھر یُسر میں بدلے گا ۔ کیونکہ یہ عُسر خدا کی خاطر ہے ۔ پس وہ عُسر جو تم خود قبول کرتے ہو ۔ اللہ کی رضا کی خاطر وہ بھی ایک عُسر ہے جس کے بعد یُسر پیدا ہو گا اور وہ عُسر یعنی تنگی اور مصیبتوں کا زمانہ جو تم پر غیر کی طرف سے ٹھونسا جاتا ہے ۔ اور تمہاری اس کوشش کے نتیجے میں تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ تم مصیبتیں دور کرنا چاہتے ہو ۔ تم لوگوں کے آرام کے سامان کرتے ہو وہ تمہیں دکھ دینے کے درپے ہو جاتے ہیں ۔ اس کے نتیجے میں بھی خدا کا وعدہ ہے کہ اگر تم دعا کے ذریعے مجھ سے مدد لو گے تو میں اس عُسر کو بھی آسانی میں تبدیل کر دوں گا ۔ فرمایا (۔) یہ اس لئے ہے ۔ ہم نے سختی کی خاطر تمہیں روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا ۔ یہ عام مضمون دوبارہ شروع ہو رہا ہے ۔ بلکہ عدت جو مقرر فرمائی ہے وہ ضرور پوری کرنی ہے ۔ اگر ۲۹ روزے فرض ہوئے ہیں تو ۲۹ پورے کر کے دکھانے ہیں تم نے ۔ بچنا نہیں ۔ اگر ۳۰ پورے ہیں تو پھر ۳۰ پورے کرنے ہونگے (۔) تاکہ تم اس ہدایت کے نتیجے میں جو تمہیں اس کے نتیجے میں نصیب ہو گی اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرو (۔) اور پھر تم خدا کے شکر گذار بندے بنو ۔

رمضان کے فوائد کا مزا

شکر گذار انسان تب بنتا ہے جب اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور اُس فائدے کا مزا اٹھاتا ہے ۔ اس میں ایک یہ وعدہ ہے کہ جب تم روزوں میں سے گذرو گے تم میں سے بعض مشکل محسوس کریں گے بڑی تنگی محسوس کریں گے کہ مصیبت میں پڑ گئے اور بہت سے لوگ ہیں جو جتنا رمضان قریب آتا ہے اتنا ڈر رہے ہوتے ہیں ۔ آ گئے نا پھر وہی دن ۔ وہ سختی کے دن ۔ روز صبح اٹھنا ۔ روز صبح کھٹے ڈکار ۔ گرمی ہو تو پیاس ۔ سردی ہو تو بھوک ۔ کن کن مشکلوں میں سے ہم نے گذرنا ہے ۔ آدھی راتوں کو ہم نے اٹھنا ہے ۔ وہ دن آرام کے ختم عیش کی راتیں ختم ۔ یہ سوچیں لیکر رمضان میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں ۔ لیکن جو خدا کی خاطر برداشت کرتے ہیں وہ شکر ساتھ ساتھ کرنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہر رمضان گذرنے کے بعد ان کا نفس گواہی دیتا ہے وہ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اس رمضان کا ان کو بہت فائدہ پہنچا ہے ۔ بے وجہ کے گوشت اور چربیاں جو چڑھا بیٹھے تھے سستیوں میں وہ جھڑ جاتی ہیں ۔ اور گناہوں کی میل جو چڑھ گئی تھی اور چمٹ ہی بیٹھی تھی وہ اترنے لگتی ہے اور بعض انسان چنگبرے بن کر نکلتے ہیں ۔ یعنی ایک انسان بہت دیر سے نہایا نہ ہونا ! تو اس کے اوپر میل اور گند اس طرح چمٹ جاتے ہیں کہ جب وہ نہانے کے بعد تولیہ پھیرتا ہے تو کہیں سے میل اترتی ہے کہیں سے چمٹی رہتی ہے ۔ لیکن جتنا بھی بدن صاف نظر آنا شروع ہو جائے شکر ہی پیدا ہوتا ہے ۔ تو وہ لوگ جو چنگبرے بن کر نکلتے ہیں وہ بھی شکر کر رہے ہوتے ہیں ۔ کہ شکر ہے کوئی گند تو ہٹا ۔ ہم نے اپنی جلد کی اصل صاف صورت تو دیکھ لی ۔ کسطرح ہم پیدا ہوئے تھے یہ حسین فطرت ہے جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا تھا ۔ ہر مولود جو فطرت پر پیدا ہوا تھا اس کا کچھ نظارہ تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور پھر مزید کی تمنا پیدا ہو جاتی ہے ۔ کچھ اور ایسے ہیں کہ جن پر تھوڑے سے داغ لگے ہوتے ہیں اور وہ دھل کر صاف ہو کر نوزائیدہ بچے کی طرح جیسے وہ ابھی ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوا ہو ۔ اس طرح رمضان میں سے گذرتے ہیں ۔ اور ان کا ردّ عمل شروع سے ہی شکر کا ہوتا ہے ۔ رمضان پاس آ رہا ہوتا ہے تب بھی وہ شکر گذار ہو رہے ہوتے ہیں ۔ یہ جانتے ہیں کہ رمضان اگر فرض نہ ہوتا تو اس کے فائدے دیکھنے کے باوجود ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے ان فائدوں سے محروم رہتے ۔ جیسا کہ سارا سال گذر گیا ۔ اور اللہ کی شان ہے ہم جانتے ہیں کہ فائدہ مند ہے ۔ ہمیں شوق بھی ہے ان فائدوں کا لیکن انسانی کمزوری راہ میں حائل تھی ۔ اللہ نے فرض کر کے زبردستی ان سے گذار دیا ۔ تو وہ بھی شکر کر رہے ہوتے ہیں ۔ پس شکر کا مضمون بتاتا ہے کہ ہر ایک کو اپنے فوائد دکھائی دینے لگتے ہیں ۔ پھر فرمایا (۔) اے محمد ! صلی اللہ علیہ وسلم (یہ نام بیچ میں مضمر ہے) جب (۔) میرے بندے تجھ سے یہ سوال کریں کہ میں کہاں ہوں ؟ تو ان کو بتا دو کہ میں قریب ہوں (۔) جب بھی مجھے کوئی پکارنے والا پکارتا ہے میں اس کی آواز کا جواب دیتا ہوں (۔) پس ان کو بھی چاہیئے (ایسے لوگوں کو) کہ میری بات کا بھی تو جواب دیا کریں ۔ یہ تو نہیں کہ یکطرفہ سلسلے محبت کے چلیں ۔ ان کو مصیبت پڑے مشکل میں مبتلا ہوں ۔ وہ آواز دیں کہ اے خدا ! کر دے یہ کام اور میں فوراً دوڑا دوڑا آؤں اور یہ کام کر دوں ۔ جب میں ان کو بچانے کے لئے آوازیں دوں کہ آگ کے گڑھے میں نہ پڑو فلاں خطرے سے بچو ۔ فلاں نقصان سے بچنے کی کوشش کرو ۔ تو وہ پیٹھ پھیر کر اپنے نقصانات کی طرف دوڑے چلے جائیں اور میری آواز کا جواب نہ دیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔ فرماتے ہیں میں قریب تو ہوں لیکن اس شخص کے قریب ہوں جو میرے قریب رہتا ہے ۔ جو میری باتوں کا جواب دیتا ہے میری باتوں پر عمل کرتا ہے ۔ جو مجھ سے پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کے میں قریب نہیں ہوں وہ تو فاصلے خود بنا رہا ہے میرے اور اپنے درمیان ۔ پس اتنی قریب کا مضمون یہ بیان فرما کے پھر فرمایا (۔) پس چاہیئے کہ وہ لوگ مجھ پہ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں ۔

رمضان کی جزاء خود خدا ہے

یہاں اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ ایک تو اس کا تعلق براہ راست رمضان سے بھی ہے (۔) یہ سارا مضمون رمضان کا بیان ہو گیا ۔ اسکی اصل جزاء کیا ہے ۔ یہ شکر تک بیان ہوا ہے کہ شکر تو کرتے ہیں لیکن جزاء کی تفصیل نہیں بیان ہوئی تھی ۔ اب دیکھ لیں اتنی بڑی نیکیاں ہیں اور جزاء کی کوئی تفصیل بیان نہیں ہوئی ۔ حالانکہ اس سے پہلے معمولی سی نیکیوں کا بھی ذکر قرآن کریم میں جہاں کہیں ملتا ہے وہاں جزاء کی بہت تفصیل بیان ہوتی ہے ۔ ہدایت اور بیّنات اور ھدیٰ اور الفرقان کا قرآن کے حوالے سے ذکر ہے ۔ ہم نے تفصیلاً یہ معنے کئے اس مہینے سے جب وہ گذرتے ہیں تو انہیں یہ چیزیں نصیب ہونگی مگر یہ تو خود نیکیاں ہیں جزاء تو نہیں ۔ ایک معنے میں جزاء بھی ہیں لیکن فی ذاتہ نیکیاں ہیں جنکی جزاء ملنی چاہیئے ۔ تو جزاء کا کوئی ذکر نہیں نظر آیا ۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ خدا جزاء ہے رمضان کی اور یہ وہ نیکی ہے جس کے نتیجے میں خود اللہ تعالیٰ جزاء بن جایا کرتا ہے فرمایا (۔) وہ مجھے اپنے قریب دیکھیں گے ۔ پس وہ لوگ جو رمضان میں سے گذر جاتے ہیں نیکیاں اختیار کرتے ہیں مگر خدا کو قریب نہیں پاتے انکے لئے لمحۂ فکریہ ہے ۔ انکو اپنے متعلق غم لگا لینا چاہیئے ۔ فکر لگا کے بیٹھ رہنا چاہیئے کہ ہم نے کیا کیا ۔ سارے مہینہ سختیاں جھیلیں اور یُسر پھر بھی نہ آیا ۔ ہم خدا کے قریب ہونے کی کوشش کرتے رہے لیکن خدا آج بھی ہم سے دور ہے اور وہ فاصلے پاٹے نہیں گئے ۔ پس رمضان کی صداقت کا اعلان ہے اور اسکی پہچان ہے ۔

اگر رمضان سچا گذرا ہے تو اس طرح پھر رمضان اپنی جزاء دیا کرتا ہے ۔ اور اگر رمضان سچا گذرا ہے تو اسکی جزاء ضرور خدا ہو گا اور تم خدا کو اپنے پاس دیکھو گے (۔) پھر وہ زیادہ اس بات کے اہل ہونگے کہ خدا کی آواز پر لبیک کہہ سکیں کیونکہ جب ایک دفعہ پھل چکھا دیا جائے تو دوبارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت کرنے کی صلاحیت پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہے۔ جو مقصد تھا وہ حاصل ہوا۔ نظر آیا کہ اب خدا قریب آگیا ہے (۔) جب وہ مجھے قریب دیکھیں گے تو میری باتیں زیادہ غور سے سنیں گے۔ پس یہ ایسا مضمون ہے جو دونوں طرح عمل دکھلا رہا ہے۔ بہت ہی خوبصورت مضمون ہے (۔) ایک شرط ہے۔ کہ میں قریب ہوں گا۔ میں دعا کا جواب دوں گا شرط یہ ہے کہ تم بھی تو میری باتوں کا جواب دیا کرو اور ایک مضمون یہ ہے کہ جب میں قریب آجاؤں گا۔ رمضان کی محنتوں کے نتیجے میں (۔) اب تو ان پر فرض ہو جائے گا کہ ضرور میری باتوں کو دھیان سے سنیں اور اس کا مثبت جواب دیا کریں)۔ پہلے اگر غفلتیں ہوتی تھیں تو اب اس غفلت کا کوئی جواز باقی نہیں رہا (۔) اور مجھ پر ایمان لائیں۔ اب بظاہر ایمان پہلے ہوتا ہے۔ یہ پھر کس ایمان کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے ایک اور جگہ بھی ایمان کے بعد پھر ایمان کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے ایک اور جگہ بھی ایمان کے بعد پھر ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (۔) جب وہ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں (۔) پھر وہ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور پھر ایمان لاتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اور ایمان میں بھی فرق ہے۔ ایک ایمان ہے دور کے خدا پر۔ اس خدا پر ایمان نہ ہو تو کوئی پاگل تو نہیں جو روزے رکھے۔ روزے رکھتا ہی تب ہے جب ایک دور سے ایک مجمل سے خدا پر ایمان ہے۔ جب روزے رکھتا ہے تو وہ خدا قریب آجاتا ہے۔ اور قریب سے دیکھنے پر جو ایمان پیدا ہوتا ہے اس کا مزا ہی اور ہے۔ اسکی لذت ہی اور ہے۔ اسکے نتیجے میں استجابت بھی پیدا ہوتی ہے اور استجابت کے نتیجے میں پھر ایمان بڑھتا ہے۔ پس یہ وہ رمضان کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں ان چند آیات میں بیان فرما دیا اور مہینہ ہمیں ان مضامین میں سے گذرتا ہے۔ اس کے باقی حصے (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔ (سلام)

کس نے کیا کہا

انگریزی اخبار "دی سٹار" کے ۱۸ مارچ کے شمارے میں ایم۔ اے صدیقی کہتے ہیں کہ علامہ اقبال سکالرز کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کروائے رکھتے ہیں اور ان کی زندگی کے کسی پہلو پر بھی جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ اور باتیں اجاگر کی جانے والی ہیں۔ گورنمنٹ کالج لاہور کی پبلیکیشن "تحقیق نامہ" جسے پروفیسر سید معین الرحمان جو اس باوقار ادارے کے اردو ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں نے تصنیف کی ہے اقبال کے متعلق بعض عجیب وغریب انکشاف کئے ہیں۔ شیخ عبدالماجد کی کتاب "اقبال اور احمدیت" جسے سپریم کورٹ آف پاکستان لاہور کے ایک وکیل نے شائع کیا ہے میں بھی یہی صورت ہے۔ شیخ عبدالماجد کی کتاب ڈاکٹر جاوید اقبال کی مشہور تین جلدوں پر مشتمل علامہ اقبال کی سوانح عمری زندہ رُود پر تبصرہ ہے ان میں سے آخری جلد ۱۹۸۴ء میں شائع کی گئی تھی۔ یہ دونوں کتابیں ان طلباء کے مطالعہ کے لئے لازمی ہیں جو اقبال کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بعض اختلافات کو صرف نظر کرتے ہوئے جو سوالات اقبال کے غیر مطبوعہ خطوط جو "تحقیق نامہ" میں شائع کئے گئے ہیں اور اس دوسری کتاب "اقبال اور احمدیت" کے مشتملات خاصے اہم اور توجہ کے قابل ہیں۔ تحقیق نامہ میں ان کے پانچ خطوط شامل کئے گئے ہیں اور ان کے علاوہ سات دیگر خطوط جو چوہدری محمد حسین کو (۱۸۹۴ - ۱۹۵۰) کے دوران لکھے گئے یہ خط چوہدری محمد حسین کے پوتے ثاقب نفیس نے فراہم کئے ہیں نفیس صاحب گورنمنٹ کالج میں لیکچرار ہیں

ان میں سے ایک خط میں ۲۵ ستمبر ۱۹۲۲ء اقبال نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ عرب دنیا کے ایک روزنامے صوت العرب میں یہ بات شائع ہوئی ہے کہ سوویت یونین کا دوسرا سب سے اہم شخص محمد سٹالن سوویت یونین کا صدر بن گیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ علامہ اقبال بھی اس بات پر اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ کہانی درست ہے اور اس دعوے کو انہوں نے چیلنج نہیں کیا۔ جوزف سٹالن جیسا کہ وہ شخص عام طور پر ہر جگہ معروف ہے۔ محمد سٹالن نہیں تھا۔ اگرچہ تحریک مجاہدین کے ایک رہنما نے اور اسی طرح فری انڈیا ری پبلکن گورنمنٹ کے ایک رکن نے جو ہمارے سامنے قائم کی گئی تھی۔ مولانا عبید اللہ سندھی کا بھی یہی خیال تھا جو حقیقت سے بہت دور تھا اور بعض سادہ دل مسلمان سمجھتے تھے کہ اسلام کی فتح اب قریب آگئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اقبال بھی ان خیالات کے دھارے میں بہہ گئے تھے۔

اسی خط میں وہ چوہدری صاحب سے کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مصطفےٰ کمال مہدی موعود ہوں۔

علامہ اقبال نے کچھ باتوں کے متعلق اونچی آواز میں سوچا ہے اپنے خیالات دوسروں کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اور جو اقبالیات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں کہ اقبال اس بات میں بہت شدت سے یقین رکھتے تھے کہ اسلام مصطفےٰ کمال کے ذریعے دوبارہ دنیا پر اپنا سکہ جمائے گا۔ علامہ اقبال نے کچھ باتیں اونچی آواز میں سوچی ہیں اور اپنے خیالات میں ان لوگوں کو شریک کیا ہے جو ان کے قریب تھے اور اقبال نواز سکالر اس سوال کے متعلق غور کر سکتے ہیں کہ اقبال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بہت قائل تھے اگرچہ مصطفےٰ کمال کا اقتدار میں آنا برطانوی حکومت کے ارادوں کے خلاف تھا۔ یہ دونوں آپس میں دوست تھے یعنی برطانوی حکومت اور اقبال۔

دوسری کتاب میں جو جاوید اقبال کی کتاب "زندہ رود" پر تبصرہ ہے۔ بعض نکات ایسے ہیں جن کی جاوید اقبال نے تائید کی ہے لیکن اس کتاب کے مصنف نے انہیں چیلنج کیا ہے

ہر شخص جانتا ہے کہ اقبال نے احمدیت کے خلاف بعض مضامین ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء میں تحریر کئے تھے۔ شیخ عبدالماجد اپنی کتاب "اقبال اور احمدیت" جو انہوں نے خاصی تحقیق کے بعد شائع کی ہے۔ اس میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ علامہ اقبال کے والد محترم شیخ نور محمد (حضرت) مرزا غلام احمد آف قادیان کے ابتدائی پیروکاروں میں سے تھے۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اقبال کی والدہ محترمہ بھی (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کی ماننے والی تھیں۔ اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد نے احمدیت قبول کر لی تھی۔ اور ان کے بیٹے شیخ اعجاز احمد جنہیں اقبال نے مردِ صالح کہا تھا سے اقبال نے یہ خواہش کی تھی کہ وہ ان کے بیٹے جاوید اقبال اور اس کی بہن کے سرپرست بن جائیں لیکن انہوں نے اس لئے انکار کر دیا کہ انہیں بعض دیگر مصروفیات درپیش تھیں۔ شیخ اعجاز احمد وہی شخص ہیں جنہوں نے ۱۹۸۵ء میں مظلوم اقبال کتاب تصنیف کی جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اقبال کے متعلق بعض وضاحتوں پر مشتمل ہے۔

شیخ عبدالماجد کی کتاب ایک بہت اچھی تصنیف ہے اور اقبال کا مطالعہ کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ یہ اقبال اور حکومت برطانیہ کے آپس کے تعلقات پر خاصی روشنی ڈالتی ہے۔ یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ۱۹۱۱ء تک مسلمانوں کی سیاست خصوصی طور پر برطانیہ کے مخالف نہیں تھی۔ اور صرف بلقان جنگ میں مسلمانوں کے جذبات برطانیہ کے متعلق بھڑک اٹھے تھے۔ اس وقت تک تقریباً تمام مسلمان جماعتوں کی کتابیں برطانوی راج سے وفاداری کا اظہار کرتی تھیں اور یہ بات کہنا بے کار ہے کہ صرف سرسید احمد خان ہی اندھا دھند برطانوی راج کی حمایت کرتے تھے۔

شیخ عبدالماجد کی کتاب اس بات کو پیش کرتی ہے کہ مختلف کتابیں اور خیالات ایسے تھے جو برطانوی حکومت کے ساتھ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے تعلقات کا اظہار کرتے تھے انہیں جذباتی ہوئے بغیر مطالعہ کرنا چاہیئے تاکہ یہ پتہ چلے کہ مسلمانوں کی آبادی میں سے کون لوگ عیسائیت کے خلاف تھے اور اسی طرح اسلامی دنیا میں برطانوی حکمرانی کے۔ کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ علامہ اقبال نے برطانوی حکومت کی پنجابی مسلمان نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششوں میں مدد کی تھی تاکہ وہ برطانوی فوج میں بھرتی ہو سکیں اور "سر" کا خطاب جو انہیں ملا تھا وہ اس بات کا اعتراف ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے برطانوی حکومت کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے میں خاصی کوشش کی ہے۔ مصنف نے علامہ اقبال کی اس نظم کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر اس کی مدح میں کہی تھی اور رحمت علی کا مجموعہ کلام جس کا نام دفائے رحمت ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے خط میں جو پیسہ اخبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ۲۲ اگست ۱۹۱۰ء کو شائع ہوا مصر میں کوئی عالمی کانفرنس منعقد کرنے کی مخالفت کی تھی ان کی نظم جو بادشاہ جارج پنجم کی کارونیشن پر کہی گئی اور ان کا وہ خطاب جو بادشاہی مسجد میں ۲۲ جون ۱۹۱۱ء کو دیا گیا، یہ تمام باتیں اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے کتنے قریبی تعلقات تھے۔

مصنف کہتا ہے کہ علامہ نے اپنے آپ کو ایسے مسلمان سیاست دانوں سے ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۲ء تک الگ تھلگ رکھا جو برطانیہ کی مخالفت کرتے تھے۔ اور ان کی اسی وفاداری کے باعث علامہ اقبال کی عزت افزائی کی گئی۔ ۱۹۱۷ء کے مسلم لیگ کے سیشن میں برطانوی حکومت کی پر زور امداد کا وعدہ کیا گیا اور نہیں کہا جا سکتا کہ صرف علامہ اقبال نے ایسا کیا تھا۔ یہ کتاب احمدیہ جماعت کی ان کوششوں کا بھی ذکر کرتی ہے جو پاکستان کے قیام کے لئے کی گئیں اور جن کی وجہ سے مسلم لیگ کی لیڈر شپ احمدیہ جماعت کی رطب اللسان تھی۔ یہاں تک کہ قائداعظم نے وائسرائے ماونٹ بیٹن سے شکایت کی کہ قادیان میں جو مسلمان ہیں۔ انہیں مسلم لیگ کے لئے ووٹ دینے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور ایسا وہ لوگ کر رہے ہیں جو لیگ کے خلاف ہیں۔ مصنف کو اس بات کا یقین معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور احرار کے اتحاد نے جو احمدیوں کے خلاف قائم کیا گیا۔ پنجاب کی مسلم لیگ کے لئے ۳۰ اور ۴۰ کے دہا کے میں مشکلات پیدا کیں۔ صدیقی صاحب کہتے ہیں کہ مصنف کے خیالات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کتاب پاکستان تحریک کے سلسلے میں اس جماعت کی پوزیشن کو خاصا واضح طور پر پیش کرتی ہے۔ اور بعض باتیں سر ظفر اللہ خان کے متعلق کہی گئی ہیں یہ سر ظفر اللہ خان پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور بانی پاکستان کو ان پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ اطلاع دیتے ہیں:۔ میرا بھتیجا قاضی طاہر احمد ابن قاضی خلیل احمد آف لاہور شیخ زید ہسپتال لاہور میں کئی روز سے مسلسل بیہوش ہے۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔

○ مکرم محمود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ آسٹریلیا (سابق صدر خدام الاحمدیہ) کے گھٹنوں میں شدید تکلیف ہے تین بار پانی نکالا گیا ہے شوگر بھی بہت زیادہ ہے اور کمزوری شدید ہے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی گر گئی تھیں اور بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطا فرمائے۔ اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم میاں خیر محمد احمدی (ڈیرہ غازی خان) بوجہ بخار بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہے۔

○ عزیزم ہشام احمد بھٹی ابن مکرم ماسٹر قاسم محمود صاحب بھٹی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہا ہے بخار کے بعد اب کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔

○ فیصل آباد جاتے ہوئے عزیزہ ندا النصر بنت عبدالحلیم طاہر صاحب کو بوجہ ایکسیڈنٹ سخت چوٹیں آئی ہیں۔ ایمرجنسی وارڈ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم میاں عبدالمجید صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ کو کچھ عرصہ سے پیٹ درد کی شکایت ہے مختلف ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں ابھی تک مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی اور علاج سے افاقہ نہیں ہو رہا۔

○ مکرم ماسٹر شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور لاہور کاربنکل پھوڑے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم ارشد محمود ہنجراء ناظم عمومی علاقہ سرگودھا کی والدہ محترمہ کا معدے کا اپریشن ساحل ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے کیا ہے۔ مریضہ کافی کمزور ہے۔

○ مکرم صفدر علی وڑائچ قائد ضلع سرگودھا کا بایاں بازو ابھی کمزور ہے اور درد رہتی ہے۔ انکی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ اشیاء

○ "کسی دوست کی ہاتھ والی ایک گھڑی SEIKO-5 محلہ دارالفضل سے دارالنصر کی طرف جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔"

○ "کسی دوست کی مبلغ ساڑھے چار ہزار روپے کی رقم سبز رنگ کے رومال میں بندھی ہوئی کہیں گر گئی ہے جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔"

قدیمی ——— شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

○ کراچی: ——— فون: ۴۱۳۲۵۱
○ لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
○ ملتان: ۱۸۱-۴-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

ہر قسم کی جائیداد۔ پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں

جائیداد مبارک ہو

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام

پراپرٹی مرکز

فون گھر ۴۱۴

عزیز احمد خان۔ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

داخلہ جاری ہے

یونیق سکالرز اکیڈیمی

میں نرسری تا دہم کلاسز میں امسال داخلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہو گا۔

تمام کلاسز کے لئے ایڈمشن فارم اور پراسپکٹس ادارہ کی دونوں برانچوں (دارالرحمت راجیکی روڈ۔ ربوہ - دارالصدر غربی۔ ربوہ) سے ۲۸۔ مارچ سے ۴۔ اپریل تک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

انٹرویو اور ٹیسٹ مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہو گا۔

برانچ	ٹیسٹ	انٹرویو
دارالرحمت برانچ	۵۔ اپریل	۶۔ اپریل
دارالصدر برانچ	۷۔ اپریل	۸۔ اپریل

تحریری ٹیسٹ:۔ انگلش۔ حساب اور جنرل نالج کے مضامین کا ہو گا۔

نوٹ:۔ ہر کلاس میں صرف (۱۵) بچوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

ادارہ کی دونوں برانچوں میں مستحق و ذہین طلباء کے لئے ۱۰، ۱۰ نشستیں مخصوص ہیں۔ جن کے تمام تر اخراجات ادارہ کے ذمہ ہونگے۔

پرنسپل

یونیق سکالرز اکیڈیمی

دارالرحمت راجیکی روڈ۔ ربوہ

دارالصدر غربی۔ ربوہ

تریاق اٹھرا فی ڈبی -/۲۰

نور کاجل فی شیشی -/۵

نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵

زدجام عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰

اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰

قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰

حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۲۹ مارچ ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔ سردی کم ہو گئی ہے ۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کا نام مسلم لیگ کی صدارت کے لئے پیش کیا جارہا ہے اس سلسلے میں دو وزیروں اور ایک مشیر نے صدر مملکت کو احتجاجاً استعفیٰ پیش کر دیا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ کی صدارت کا معاملہ جونیجو کے چہلم تک نہیں چھیڑا جانا چاہیئے تھا ۔

○ پارلیمانی نظام ہی کابینہ کا کردار ہوتا ہے مگر یہاں فیصلے اوپر سے تھوپے جاتے ہیں ۔

○ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کو حقیقی معنوں میں عوامی پارٹی بنایا جائے گا ۔ اور کہ میں سب کو ساتھ لے کر چلوں گا ۔ پارٹی رہنماؤں نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر پورا اترنے کی کوشش کرونگا ۔ ماضی کی طرح آئندہ بھی میری صلاحیتیں پارٹی کو فعال بنانے پر مرکوز رہیں گی ۔

○ وسیم سجاد چیئرمین سینیٹ نے صدر مملکت غلام اسحاق خان سے مسلم لیگ کی صدارت کے سوال پر پیدا ہونے والی تازہ ترین صورتحال کے متعلق تفصیلی ملاقات کی اور اس موقع پر ملکی سیاسی حالات پر بھی تبادلہ خیال کیا ۔

○ بتایا گیا ہے کہ سرحد میں جونیجو گروپ کے وزراء اور لیگی رہنما متحرک ہو گئے ہیں ۔

○ ایک اخباری خبر کے مطابق چیف جسٹس افضل ظلہ کے خلاف توہین عدالت کی درخواست کی بند کمرے میں سماعت ہوئی ۔ کہا جاتا ہے کہ ابتدائی سماعت کے دوران درخواست گذار معراج خالد اور ان کے وکیل کے سوا کسی کو کارروائی میں شامل نہ ہونے دیا گیا ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ ، مسٹر جسٹس محمد افضل لون اور مسٹر جسٹس ولی محمد پر مشتمل بنچ نے یہ سماعت کی ۔

○ ایران نے پاکستان کو تمام عالمی مسائل میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے ۔ کشمیر، فلسطین اور بوسنیا کے مسئلوں پر اسلامی وزرائے خارجہ کے اجلاس میں غور کیا جائے گا ۔ یہ بات ایرانی صدر رفسنجانی نے صدر غلام اسحاق خان کے نام ارسال کئے گئے ایک پیغام میں کہی ہے ۔

○ روس میں عوامی نائبین کانگریس نے انتخابات کے متعلق یلسن سپیکر منصوبہ مسترد کر دیا ہے ۔ ۶۸۷ ووٹ اس کے خلاف ڈالے گئے اور ۱۲۰ اس کے حق میں ۔ یہ منصوبہ صدر بورس یلسن اور پارلیمنٹ کے سپیکر کی ملاقات میں طے پایا تھا ۔ ملاقات کے دوران صدر یلسن نے ۲۵ اپریل کو ریفرنڈم کرانے کا فیصلہ بھی واپس لے لیا تھا ۔

○ نرسیما راؤ وزیر اعظم بھارت کے مخالفین انہیں پارٹی کی سربراہی سے ہٹانا چاہتے تھے لیکن مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہ کر سکے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی بغاوت ناکام ہو گئی ۔

○ بتایا گیا ہے کہ پروفیسر ربانی صدر افغانستان احمد شاہ مسعود کو وزیر دفاع برقرار رکھنے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر رہے ہیں اس سلسلے میں ان کے نمائندے نے پشاور میں یونس خالص سے ملاقات کی ۔ کہا جاتا ہے کہ رسول سیاف نے بھی مسعود کی حمایت کر دی ہے ۔

○ الجزائر نے ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں ۔ سوڈان سے بھی اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے ۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ اسلامی سالویشن فرنٹ کو امداد دے رہے ہیں ۔ اور تخریب کاروں کو ترتیب دینے کا بھی انہوں نے انتظام کیا ہوا ہے ۔

○ کویت اور امریکہ کے درمیان مشترکہ فوجی مشقیں شروع ہو گئی ہیں کویت نے کہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ بھی مشقیں کی جائیں گی ۔ اور روس اور چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ کیا جائے گا ۔

○ کشمیری تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ مسئلہ کشمیر پر اپنی پالیسی تبدیل کرے امریکہ کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و تشدد ختم کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیئے ۔

○ بھارت میں شوسینا نے بمبئی کے ہیڈ ماسٹروں کو خطوط لکھے ہیں کہ مسلمان طلباء کو سکولوں سے خارج کر دیا جائے ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

ضرورت کارکن

ایک محنتی نوجوان ملازم کی ضرورت ہے
نصرت دواخانہ کمیٹی مارکیٹ ربوہ ۔ فون ۳۹۴

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ
الفردوس کلاتھ ہاؤس
لیڈیز اینڈ جینٹس کپڑے کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
نئے نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں آپ کا اطمینان ۔ ہمارا فرض
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

فخر الیکٹرونکس
الفلک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج ۔ ایرکنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر
واشنگ مشین ۔ سٹیبلائزر
فون نمبر ۲۳۹۳۴۷ ۔ ۲۲۳۳۴۷
۳۵۴۸۷۳

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

صاحب اولاد !! اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں ۔

DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۰۔ چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	۰۔ بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	۲۰/-	۰۔ مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۰۔ بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	۶۰/-	۰۔ سوکھا پن کورس
BABY TINIC	۱۲/-	۰۔ بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۰۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	۲۰/-	۰۔ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

نئے سال کی کتابیں اور کاپیاں بارعایت خریدیے
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

پتہ